رپورٹ

وفد فلسطین

مؤتمر عالم اسلامی منعقدہ ۱۲؍ شعبان سنہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۷؍ اکتوبر سنہ ۳۸ء قاہرہ (مصر)

مرتبہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

صدر جمعیۃ علمائے ہند دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

۲۵ جولائی ۱۹۳۸ء کو قاہرہ سے میرے نام جناب محترم محمد علی علوبہ پاشا صدر لجنۂ برلمانیہ مصریہ للدفاع عن فلسطین کی طرف سے یہ دعوت نامہ موصول ہوا

القاہرۃ فی ۱۹ یولیو ۱۹۳۸

حضرۃ صاحب السماحۃ مولانا کفایت اللہ المعظم مفتی الہند الاعظم ورئیس جمعیۃ العلماء دھلی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

وبعد فلعلہ قد وصل الی مسامعکم ان فریقا کبیرا من حضرات الشیوخ والنواب المصریین اعتزم عقد مؤتمر برلمانی عام للبحث فی قضیۃ فلسطین وقد اتصلت مع عدد کبیر من حضرات النواب والشیوخ والزعماء فی البلاد العربیۃ والاسلامیۃ فوصلتنی منہم رسائل عدۃ یوافقون بہا علی فکرۃ عقد المؤتمر ویقترح بعضہم عقد المؤتمر فی القاہرۃ فی شہر اکتوبر لاسباب ابدوہا لہا وجاہتہا و جدارتہا وقد اقتنعت بصواب ہذہ الفکرۃ ولعلہ من الملائم ان یکون عقد المؤتمر فی یوم الجمعۃ الموافق ۱۲ شعبان ۱۳۵۷ھ (۷۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

حضرت صاحب السماحۃ مولانا کفایت اللہ صاحب معظم مفتی اعظم ہند اور رئیس جمعیۃ علماء دہلی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ غالباً یہ بات آپ کے گوش گذار ہو چکی ہوگی کہ مصر کے شیوخ اور زعماء قوم کی ایک بڑی جماعت نے ارادہ کیا ہے کہ فلسطین کے معاملات پر بحث کرنے کیلئے ایک پارلیمنٹری کانفرنس منعقد کیجائے اور بلاد عربیہ اور اسلامیہ کے زعماء و شیوخ کی بہت بڑی تعداد نے اس رائے سے موافقت کی ہے اور میرے پاس ان کے بہت سے مراسلے آچکے ہیں جنمیں وہ انعقاد موتمر کی تجویز سے اتفاق رائے فرماتے ہیں اور ان میں سے بعض اصحاب نے یہ تجویز بھی فرمائی ہے کہ یہ موتمر ۱۲ ماہ اکتوبر ۳۸ء میں قاہرہ میں منعقد ہو۔ یوم انعقاد جمعہ مبارکہ ۱۲ شعبان ۱۳۵۷ھ مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۳۸ء ہو۔

وسنسعى في الحصول على تصريح بذلك
من الحكومة المصرية وقد روعي من
الضروري والمناسب أن يشترك أيضا
في هذا المؤتمر زعماء العرب المسلمين
في الأقطار الاسلامية والعربية التي ليس
فيها برلمانات اتماما للفائدة المرجوة
لذلك يسرني جدا ان اوجه الى حضرتكم
هذه الرسالة على أمل ان تتفضلوا
ببث الدعوة للاشتراك في المؤتمر بين
حضرات الاخوان الزعماء في قطركم
الكريم وان تتفضلوا بالكتابة الي في
فرصة قريبة بوجهة نظركم في هذا
الخصوص وان تزودوني بلائحة باسماء
الاخوان الذين ترون من المصلحة
دعوتهم للمؤتمر العتيد وارجو ان تتفضلوا
بقبول فائق الاحترام

محمد علي علوبه
رئيس اللجنة البرلمانية المصرية
للدفاع عن فلسطين

ہم کوشش کریں گے کہ حکومتِ مصر سے
اس کی منظوری حاصل کر لیں۔ یہ بھی ضروری
اور مناسب سمجھا گیا کہ اس مؤتمر میں اُن ممالک
اسلامیہ اور اقطارِ عربیہ کے نمائندے بھی شریک
ہوں جنمیں پارلیمنٹ قائم نہیں ہے تاکہ انعقادِ
مؤتمر سے جو فائدہ مدِّ نظر رکھا گیا ہے وہ علی الوجہ
الاتم حاصل ہو۔ اس لحاظ سے میں یہ دعوت نامہ
آپکی خدمتمیں ارسال کرنے میں دلی مسرت محسوس
کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ براہ کرم اپنی
طرف کے زعماء مسلمین میں مؤتمر کی دعوت پہنچا دینگے
اور مجھے جلد تر اس معاملہ میں اپنے نقطۂ نظر سے
بھی مطلع فرمائینگے اور جن حضرات کو اس مؤتمر
میں شریک کرنا آپکے نزدیک مصلحت ہو اُن کے
اسماء گرامی سے مجھے مطلع فرما کر میری امداد فرمائینگے
اُمید ہے کہ آپ براہ کرم میری جانب سے تکریم و احترام
قبول فرمائیں گے۔

محمد علی علوبہ
رئیس لجنۂ برلمانیہ مصریہ
للدفاع عن فلسطین

میں نے یہ دعوت نامہ جمعیۃ علماء کی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۳ اگست ۱۹۳۸ء
میں پیش کر دیا۔ مجلس عاملہ نے اس پر غور و بحث کے بعد حسبِ ذیل تجویز منظور کی۔

تجویز نمبر ۶۔ مؤتمر عالم اسلامی متعلق فلسطین جو قاہرہ میں منعقد ہونے والی ہے اس کی شرکت کیلئے محمد علی علوبہ پاشا کا دعوت نامہ جو مفتی صاحب کے نام آیا ہے، پیش ہوکر قرار پایا کہ اس مؤتمر میں شرکت کرنی چاہئیے اور مصارف کا بندوبست ہوجائے تو داعی کو اطلاع دیدی جائے کہ دو اصحاب جمعیۃ کی طرف سے مؤتمر میں شرکت کریں گے شرکاء کے نام یہ ہیں۔ مفتی صاحب ۔ مولانا عبدالحلیم صاحب۔

اس تجویز کے منظور ہونے کے بعد میں نے جناب محمد علی علوبہ پاشا صدر لجنۃ برلمانیہ مصریہ کو اُن کے دعوت نامہ کا حسب ذیل جواب ارسال کیا۔

دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی ۲۸ اگست ۱۹۳۸ء

حضرۃ صاحب السماحۃ مولانا محمد علی علوبہ رئیس للجنۃ البرلمانیۃ المصریۃ للدفاع عن فلسطین - القاہرۃ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبعد فقد وصل الی کتابکم الکریم وعلمت ما فیہ وانا اتفق بفکرۃ عقد المؤتمر للبحث فی قضیۃ فلسطین ویسرنی ان اخبرکم ان کتابکم عرض علی الجمعیۃ العاملۃ لجمعیۃ العلماء الہند المرکزیۃ وانہا قررت قبول ہذہ الدعوۃ المہمۃ وعزمت توفید رجلین صالحین للنیابۃ عنہا وعن مسلمی الہند وامرتنی ان اطلعکم انہا قبلت

از دفتر جمعیۃ علماء دہلی ۲۸ اگست ۱۹۳۸ء

حضرت صاحب السماحۃ مولانا محمد علی علوبہ رئیس لجنۂ برلمانیہ مصریہ للدفاع عن فلسطین - القاہرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، آپ کا مکرمت نامہ پہونچا میں اسکے مضمون سے مطلع ہوا فلسطین کے معاملات پر غور و بحث کیلئے انعقاد مؤتمر کی تجویز سے مجھے اتفاق ہے۔ میں مسرت کے ساتھ آپکو مطلع کرتا ہوں کہ آپکا دعوت نامہ جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے سامنے پیش کیا گیا اور مجلس نے اس دعوت مہمہ کی منظوری کے متعلق تجویز پاس کردی اور یہ عزم کرلیا ہے کہ وہ دو مندوب جو مؤتمر میں جمعیۃ علماء اور مسلمانان ہند کی نمائندگی کریں شرکت مؤتمر کیلئے روانہ

دعوتكم المباركة متشكرة ممتنة

وسيصل الى القاهرة (ان شاء الله تعالى) مندوبان في يوم عقد المؤتمر يوم الجمعة الموافق ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۵۷ (۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء) واني اهتممت بأمركم ببث الدعوة بين زعماء هذا القطر وارجوان يعزم بعض الزعماء على الشركة ويمكن ان يرافق مريد الشركة مندوبي جمعية العلماء ثم انكم سألتموني ان اكتب اليكم اسماء الاخوان الذين يلائم وصول مكاتيب الدعوة اليهم منكم۔

فارسم اسماء بعض الزعماء ينبغي ان توجهوا اليهم مكاتيب الدعوة للشركة في المؤتمر۔

(۱) مولانا السيد سليمان الندوي دار المصنفين اعظمگڈھ (یو۔پی)

کر گئی۔ مجلس نے مجھے یہ بھی حکم دیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں یہ اطلاع بھیجدوں کہ مجلس عاملہ جمعیۃ علمار ہند نے آپ کی دعوت کو تشکر اور امتنان کیساتھ قبول کرلیا ہے

انشاء اللہ تعالیٰ جمعیۃ علمار کی طرف سے دو مندوب یوم انعقاد مؤتمر جمعہ ۱۲ر شعبان ۱۳۵۷ھ مطابق ۷ر اکتوبر ۱۹۳۸ء کو قاہرہ پہنچ جائیں گے۔ میں نے آپکے ارشاد کی تعمیل میں اس طرف کے زعماء میں مؤتمر کی دعوت پہنچادی ہے اور مجھے امید ہے کہ بعض زعمار مسلمین شرکت مؤتمر کے ارادہ سے جمعیۃ العلماء کے مندوبوں کے ساتھ شریک سفر ہو جائیں۔

آپنے اس امر کی خواہش فرمائی ہے کہ جن اکابر کو مؤتمر میں شریک کرنا میرے خیال میں قرین مصلحت ہو اُن کے اسمار گرامی سے آپ کو مطلع کردوں تاکہ آپ اُن کے نام دعوت نامے ارسال فرمادیں اسلئے ذیل میں چند نام تحریر کرتا ہوں مناسب ہے کہ آپ ان کے نام دعوت نامے جاری فرمائیں۔

(۱) حضرت مولانا سید سلیمان ندوی۔ اعظم گڈھ۔ دار المصنفین

عربی	اردو
مولانا السید حسین احمد صدر المدرسین دار العلوم دیوبند یوپی	(۲) حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب صدر المدرسین دار العلوم۔ دیوبند
مولانا ابو المحاسن محمد سجاد نائب امیر الشریعۃ پھلواری شریف پٹنہ بھار	(۳) حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر شریعت بہار۔ پھلواری شریف پٹنہ
مولانا شبیر احمد صدر المدرسین جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل ضلع سورت	(۴) حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی صدر المدرسین جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل سورت
مسٹر محمد یونس ایم، ایل، اے پٹنہ	(۵) مسٹر محمد یونس صاحب ایم ال اے پٹنہ بہار
مولانا عبد الحق المدنی مھتمم مدرسہ شاھی مسجد مراد آباد یوپی۔	(۶) حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدنی ناظر مدرسہ شاہی۔ مراد آباد۔
وسأخبرکم بتاریخ رحلتی من دھلی باسماء رفقائی ان شاء اللہ وتفضلوا یا سیدی بقبول فائق الاحترام۔	میں دہلی سے روانگی کی اور اپنے رفقا کے اسماء گرامی کی اطلاع آپ کو بوقت روانگی بذریعہ تار دونگا۔ براہ کرم میری جانب سے احترام فائق قبول فرمائیں۔
مخلصکم محمد کفایت اللہ	آپ کا مخلص محمد کفایت اللہ
رئیس جمعیۃ علماء ھند	صدر جمعیۃ علماء۔ دہلی
۲۸-۸-۳۸	

اس خط کے قاہرہ پہنچنے پر جناب محمد علی علوبہ پاشا صدر لجنۂ برلمانیہ کے سکرٹری کی طرف سے یہ جواب موصول ہوا۔

عربی	اردو
القاھرہ۔ ۳ ر دسمبر ۱۹۳۸ء	قاہرہ۔ ۳ دسمبر ۱۹۳۸ء
سیدی المفضال صاحب السماحۃ مولنا محمد کفایت اللہ رئیس جمعیۃ العلماء الھند	سیدی المفضال صاحب السماحہ مولانا محمد کفایت اللہ رئیس جمعیۃ علماء ہند۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ	السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ولدى نقل وصل كتابكم الكريم في
نظر الغياب معالي علوبه باشا في
رحلة قصيرة الى اوربا اتصلت به
تيليفونيا واخبرته بمضمون خطابكم
الكريم فسر روح سماحتكم وغيرتكم
على قضية فلسطين ونرجوان يجزيكم
الله عن هذه الجهود المباركة خير الجزاء
سيدي! سيكون للمؤتمر شرف الانتفاع
بشخصيتكم الفذة وآرائكم السديدة
وقد ارسلنا بطاقات الدعوة الى حضرات
من تفضلتم بكتابة اسمائهم في كتابكم
الكريم ونرجوان يكون لقضية من صلى
اقوى عون ونصير وارجوان تتفضلوا
بقبول عظيم اجلالي وشكرى

سكرتارية المؤتمر

حسان ابو رحاب

آپ کا مکرمت نامہ پہنچا۔ چونکہ جناب محمد علی
علوبہ پاشا ایک مختصر سے سفر میں یورپ گئے
ہوئے ہیں اس لئے میں نے ٹیلیفون ملا کر
اُن سے گفتگو کی اور آپ کے مکرمت نامہ کا مضمون
اُن کو سنا دیا۔ وہ آپ کی اس مہربانی اور قضیہ
فلسطین کے ساتھ ہمدردی اور دلسوزی سے
بہت مسرور ہوئے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ حق تعالے
آپ کو ان مساعی مبارکہ کی بہترین جزاء عطا
فرمائیگا۔ مؤتمر کو آپ کی یکتا شخصیت اور درست
و صحیح رائے سے فائدہ حاصل کرنے کا شرف
(انشاء اللہ تعالیٰ) حاصل ہوگا جن حضرات اکابر
و زعماء کے اسماء گرامی آپ نے تحریر فرمائے تھے
اُن کے نام ہم نے دعوت نامے جاری کر دیئے
ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ مسلمانوں کی توجہ قضیہ
فلسطین کو حل کرنے میں بڑی مددگار ثابت ہوگی
اُمید کہ آپ براہ کرم میری طرف سے شکریہ اور
عظیم اجلال قبول فرمائیں گے۔

حسان ابو رحاب۔ سکرٹری

اس خط کے ساتھ ہی دعوتی کارڈ بھی جو مندوبین کے لئے لجنہ برلمانیہ کی طرف
سے طبع کرائے گئے تھے۔ آ گئے۔ دعوتی کارڈ کی نقل یہ ہے۔

اللجنۃ البرلمانیۃ المصریۃ
للدفاع عن فلسطین

حضرت صاحب ....

محمد علی علوبہ باشا رئیس اللجنۃ البرلمانیۃ المصریۃ للدفاع عن فلسطین یتشرف بدعوۃ .... لحضور المؤتمر البرلمانی العالمی للبلاد العربیۃ الاسلامیۃ الذی سینعقد بمدینۃ القاھرۃ ابتداء من یوم الجمعۃ ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۵۷ھ ۷- اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء للبحث فی حالۃ فلسطین الحاضرۃ۔

(ترجمہ) حضرت صاحب ....

محمد علی علوبہ پاشا صدر لجنہ برلمانیہ مصریہ آپ کو مؤتمر برلمانی مصری میں جو بلاد عربیہ اور بلاد اسلامیہ کے مسلمانوں کی کانفرنس ہے اور جس میں فلسطین کی حالت حاضرہ پر بحث ہوگی اور جو قاہرہ میں ۱۲ر شعبان سنہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۷ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوگی شرکت کی دعوت دینے کا شرف حاصل کرتا ہے۔

مجلس عاملہ کی تجویز میں میرا اور مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی کا نام تجویز کیا گیا تھا مگر اتفاق کہ مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی بعض عوارض کی وجہ سے نہ جا سکے اور پاسپورٹ بھی حاصل نہ ہو سکا۔ اس لئے عین وقت پر حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدنی کوچین کے نام دعوت نامہ بھی آ چکا تھا، میں نے رفیق سفر بنا لیا اور ۲۸ر ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء کو بمبئی سے وکٹوریہ نامی جہاز میں روانہ ہو گیا۔ جہاز میں سوار ہونے کے بعد دوسرے روز مجھے بخار ہو گیا۔ ایک دو روز تک تو اسکو معمولی بخار سمجھا، کچھ زیادہ خیال نہ کیا۔ مگر جب بخار کی شدت بڑھتی گئی تو جہاز کے ڈاکٹر کی طرف رجوع کیا اس نے مجھے اپنے کمرے سے منتقل ہو کر ہسپتال کے کمرہ میں چلے جانے کی فہمائش کی۔ آخر دوستوں کی رائے سے ہسپتال میں منتقل ہو گیا ڈاکٹر نے بخار کو ملیریا بخار سمجھا اور کونین کے انجکشن دیتا رہا۔ اور بڑی مقدار میں کونین کھلاتا

پلاتا رہا۔ اسی حالت میں ۵ر اکتوبر ۱۹۳۸ء کو پورٹ سعید پہونچکر ایک ہوٹل میں قیام کیا وہاں ایک ڈاکٹر کو دکھلایا۔ اُس نے دیکھکر کہا کہ یہ بخار ملیریا نہیں معلوم ہوتا۔ یہ تو میعادی بخار معلوم ہوتا ہے اور چونکہ آپ قاہرہ جارہے ہیں اس لئے وہاں کسی قابل ڈاکٹر سے رجوع کیجئے۔ وہ خون کا امتحان کرکے صحیح رائے قائم کرسکے گا۔ بہر حال پورٹ سعید ٹہر گیا اور دوسرے رفقاء سفر قاہرہ چلے گئے۔ مولانا عبد الحق صاحب مدنی اور میں شام کی گاڑی سے روانہ ہو کر ۸ بجے شب کو قاہرہ پہنچے۔ راستہ میں اسمٰعیلیہ کے اسٹیشن پر ایک جماعت استقبال کے لئے موجود تھی۔ جمعیۃ الاخوان کے عہدہ دار اور رضا کاران نے اسٹیشن پر خیر مقدم کا مظاہرہ کیا۔ اور یحییٰ مولانا کفایت اللہ المفتی الاعظم یحییٰ جمعیۃ العلماء کے پُر جوش نعروں سے اسٹیشن کی فضا گونج اُٹھی، وہاں سے گاڑی روانہ ہوئی اور جب قاہرہ کے اسٹیشن پر پہونچی تو وہاں اکابر و زعماء قاہرہ اور مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت استقبال کے لئے موجود تھی۔ مگر چونکہ مجھے اس وقت بخار زیادہ تھا اس لئے جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب صدر جمعیۃ الشبان نے استقبال کرنے والے بزرگوں سے معذرت کردی اور مجھے نہایت آرام سے موٹر میں بٹھا کر جمعیۃ الشبان کے عالیشان دفتر کی عمارت میں لے آئے اور اسی مکان میں آخر تک میرا قیام رہا۔ اسی عالیشان مکان میں ہندوستان کے تمام مندوبین ٹھیرے ہوئے تھے اور جمعیۃ الشبان نے میزبانی کے تمام فرائض باحسن وجوہ ادا کئے۔

میں ۶ر اکتوبر کی شام کو ۸ بجے قاہرہ پہونچا اور صبح کو یعنی ۷ر اکتوبر ۱۹۳۷ء کو مؤتمر کا پہلا اجلاس شام کے ۵ بجے ہونیوالا تھا۔ مگر ڈاکٹر نے میرا معائنہ کرنے کے بعد یہ قطعی رائے ظاہر کردی کہ میعادی بخار ہے اور اس میں نقل و حرکت مضر ہے۔ میں نے ہر چند افتتاحی جلسہ میں شرکت کی اجازت مانگی مگر ڈاکٹر نے کسی طرح اجازت نہ دی اور جناب علامہ ابراہیم جبالی جو مصری وفد کے صدر کی حیثیت سے ہندوستان تشریف

لائے تھے۔ اُنہوں نے بھی مجھے باصرار شرکت موتمر سے روکدیا اور فرمایا کہ آپ کی صحت وعافیت سب سے زیادہ مقدم ہے۔ اور موتمر کے اجلاس میں آپ کی نیابت آپکے رفیق مولانا عبدالحق صاحب کریں گے۔ اس مجبوری کی وجہ سے میں اجلاس میں شریک نہو سکا۔ مگر میں نے فوراً پہلے اجلاس میں پڑھنے کے لئے ایک تقریر قلمبند کرادی اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدنی کو اپنا قائم مقام بناکر بھیجدیا۔ اجلاس میں ہندوستانی وفد کے تقریر کرنے والوں میں اول نمبر پر میرا نام رکھا گیا تھا۔ اور پہلی کرسی میرے لئے مخصوص تھی۔ جب میں بیماری کی وجہ سے نہ جاسکا تو مولانا عبدالحق صاحب کو وہ کرسی دیگئی۔ اور انہوں نے میری طرف سے میری تقریر سُنادی۔ اور اس کے بعد بلیغ وشستہ عربی زبان میں تقریر کی۔ میری جانب سے جو تقریر پڑھی گئی اسکی نقل یہ ہے۔

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین	الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین
اصطفی، اما بعد فاخوانی قلبی یملأ	اصطفے۔ برادران ملت مجھے سخت اندوہ
حُزناً ما انا فی الحالۃ التی عجزت فیہا	والم ہے کہ میں آج مرض کی وجہ سے اپنے اُن
ان القی علیکم من نفثات صدری	جذبات کو جو میرے سینے میں موجزن ہیں اپنی
التی لاتزال تھیج فی زوایاہ حیث	زبان سے پیش کرنے کے قابل نہیں ہوں،
مرضت منذ ابحرت ووصلت بی	میں جہاز پر سوار ہوتے ہی بیمار ہو گیا اور یہاں
الحال الی حد منعنی الدکتور	تک نوبت پہنچ گئی کہ ڈاکٹر نے مجکو اس امر میں
عن ان اخوض فیما یدفعنی الیہ	حصہ لینے سے منع کردیا جس کی طرف میرا
قلبی وفکرتی ومع ھذا القی علیکم	دل اور میرے خیالات مجھکو دھکیل رہے ہیں
کلمۃ وجیزۃ فی ھذہ الحفلۃ الاولی	باوجود اس کے میں موتمر کی اس پہلی نشست
لمؤتمر فلسطین وارجوا اللہ ان	میں مختصر سی ایک بات تو عرض کئے دیتا ہوں
یوفقنی فی الحفلات التالیۃ	اور حق تعالی کے فضل وکرم سے امید کرتا ہوں

لاظهار ما احاول اظهاره۔

سادتی! قضیة فلسطین و الطوارق الملمة علی مسلمی فلسطین اصبحت علی حالة تتقطع لها الاکباد وتنشق لها القلوب۔

فلسطین لمسلمی فلسطین المسلمون لا یمکن ان یرضوا بحکومة الغیر علی فلسطین والقسمة البریطانیة لفلسطین لا یمکن ان یقبلها المسلمون فی بقاع الارض فضلاً عن مسلمی فلسطین۔

والمسلمون فی الهند فی اشد قلق واضطراب لهذه الحالة القادحة واظن انهم قد سبقوا فی هذا الشعور والاحساس علی اکثیر من اخوانهم فی البلاد۔

بل اصبحوا غرضاً للملمات فی التضحیة لهذا السبیل وقبضت الحکومة فی الهند علی بعض زعماء المسلمین وحکمت علیه بالاسارة الی سنتین وسترون ان شاء الله

کہ آئندہ نشستوں میں وہ مجھے اپنے خیالات کو مفصل پیش کرنے کی توفیق اور قوت عطا فرمائے

سادات کرام! فلسطین کا معاملہ اور مصائب کے پہاڑ جو مسلمانان فلسطین کے سروں پر آج توڑے جا رہے ہیں انکی وجہ سے مسلمانوں کے جگر پاش پاش اور قلوب ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں۔ فلسطین مسلمانان فلسطین کا ہے۔ وہ ہرگز کسی غیر کی حکومت فلسطین پر برداشت نہیں کر سکتے برطانیہ نے تقسیم فلسطین کی جو تجویز کی ہے اسکو مسلمانان عالم میں سے کوئی ایک مسلمان بھی قبول نہیں کر سکتا پھر یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ فلسطین کے عرب باشندے اسے مان لیں گے۔ مسلمانان ہند فلسطین کی موجودہ اضطراب انگیز مصیبت کی وجہ سے انتہائی قلق اور بے چینی میں مبتلا ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانان ہند اس شعور واحساس میں بہت سے بلاد اسلامیہ کے مسلمانوں سے مقدم ہیں بلکہ اس معاملہ میں حکومت برطانیہ ہند کی طرف سے مصائب کا شکار ہو چکے ہیں اور ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں حکومت ہند نے اسی معاملہ میں بعض زعماء کو گرفتار کر کے دو سال کی سزا بھی دیدی ہے اور انشاء اللہ آپ دیکھ لیں گے کہ مسلمانان ہند

ما يقوم به من التفانى والتضحية اخوانكم فى الهند. والسلام۔

اس معاملہ میں کہاں تک قربانیاں پیش کرنے والے ہیں۔ والسلام ختام

اس جلسے میں دیگر مندوبین نے بھی تقریریں کیں اور اسی میں ایک مجلس بنا دی گئی جو مؤتمر کے لئے تجویزیں تیار کرے۔ اس جلسے کی روداد "الاہرام" نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں شائع کی اس کے الفاظ یہ ہیں۔

كلمات الهند

واعطيت الكلمة للهند وكان اول خطبائها مولانا كفايت الله رئيس جمعية العلماء فى الهند غير انه لم يحضر لمرضه فألقى كلمته احد الضيوف الهنود وقد وصف فى مستهلها مبلغ ألم المسلمين فى الهند لما وصلت فلسطين من حالة محزنة وذكر ان الوطن الفلسطينى وان كان الشأن الاول فيه للفلسطينيين الا ان اخوانهم من ابناء الامم الاسلامية الاخرى لا يرضون ان يتحكم الغير فيهم ولا يقبلون بحال مشروع التقسيم البريطانى وانتقل الى شعور المسلمين الهنود

اور ہندوستانی مسلمانوں کو تقریر کا موقع دیا گیا ہندوستان کے مقررین میں پہلا نمبر مولانا کفایت اللہ رئیس جمعیۃ علماء ہند کا تھا مگر وہ بیماری کی وجہ سے کانفرنس میں نہ آ سکے تو اُن کی تقریر ہندی مہمانوں میں سے ایک صاحب نے کانفرنس میں پڑھی اس تقریر کی ابتداء میں اُس رنج و الم کا ذکر تھا جو ہندوستان کے مسلمانوں کو فلسطین کی الم انگیز حالت پر پہونچ رہا ہے پھر یہ ذکر کیا تھا کہ اگرچہ فلسطین کے مسلمانوں کا یہ مقدم حق ہے کہ وہ فلسطین کی آئندہ حکومت کے متعلق فیصلہ کریں لیکن اسلامی دنیا کے دوسرے مسلمان جو اُن کے بھائی ہیں وہ بھی اس کے روادار نہیں کہ اہل فلسطین پر کوئی اجنبی طاقت حکمرانی کرے اور برطانیہ کی تجویز تقسیم فلسطین کو کسی حال میں قبول نہیں کی جا سکتی۔ پھر مقرر نے ہندی مسلمانوں کے اس شعور و احساس کا ذکر کیا جو فلسطین کی

حيال فلسطين وأكد انهم في أشد القلق والاضطراب لهذه الحالة الفادحة التي يعانيها أهل فلسطين وقد أصبحوا أغراضاً للملمات في هذا السبيل وختم كلمته بأن مسلمي الهند سيواصلون تأييد فلسطين في جهادها - (الاهرام ص۳ کالم ۵ - ۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

مصائب الیمہ پر اُن میں پیدا ہو رہا ہے؛ اور اس پر مضبوطی کے ساتھ اظہار خیال کیا کہ وہ سخت فکر میں مبتلا ہیں۔ اور اس معاملہ میں وہ مصیبتوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ پھر اپنا کلام اس بیان پر ختم کیا کہ مسلمانان ہند برابر فلسطینی بھائیوں کے جہاد حریت کی تائید کرتے رہیں گے۔ (الاہرام ص۳ کالم ۵ ۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

اسی اخبار الاہرام مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء کے صفحہ ۹ کالم اول پر مجلس مضامین یعنی سبجکٹ کمیٹی کے اعضاء کے نام لکھے ہیں۔ اسکی عبارت یہ ہے۔

وأشير الى تأليف لجنة لبحث المقترحات التي تقدم الى المؤتمر من حضرات المحترمين الاستاذين جبران تويني[۱] وخليل ابوجوده[۲] عن لبنان وابراهيم[۳] الواعظ وابراهيم[۴] عبدالهادي بك وابراهيم[۵] عطار باشي والاستاذ[۶] توفيق السمعاني عن العراق ونسيب[۷] البكري بك ومظهر[۸] رسلان باشا والدكتور[۹] توفيق الشيشكلي والشيخ[۱۰] سعيد الدين عن سوريا ومولانا[۱۱] كفاية الله والاستاذ[۱۲] عبدالرحمن الصديقي ومولانا[۱۳] محمد عرفان عن الهند

پھر مجلس مضامین کے ارکان کا انتخاب کیا گیا جو تجاویز مرتب کر کے موتمر میں پیش کرے یہ مجلس ان حضرات پر مشتمل تھی استاذین جبران[۱] توینی وخلیل[۲] ابوجودہ لبنان ابراہیم[۳] واعظ و ابراہیم[۴] عبدالہادی بک و ابراہیم[۵] عطار باشی و استاذ[۶] توفیق سمعانی (عراق) و نسیب[۷] البکری بک و مظہر[۸] رسلان پاشا و ڈاکٹر[۹] توفیق شیشکلی و شیخ[۱۰] سعید الدین (سیریا) مولانا[۱۱] کفایت اللہ و استاذ[۱۲] عبدالرحمن الصدیقی و مولانا[۱۳] محمد عرفان (ہند)

والسید[14] عبد الخالق الطریسی والسید[15] المکی الناصری عن المغرب الاقصی	و سید[14] عبد الخالق طریسی و سید[15] مکی ناصری (مغرب اقصیٰ)
والسید[16] عبد الرحمن عمر عن الصین	و سید[16] عبد الرحمن عمر (چین)
والسید[17] اصیل الغوری عن بلاد المهجر	و سید[17] اصیل الغوری (بلاد مہجر)
والسید[18] محی الدین العنسی عن الیمن	و سید محی الدین عنسی (یمن)
وقد وافق المؤتمر علی تالیف اللجنة علی النحو المتقدم۔	اور موتمر نے مجلس مضامین کا یہ انتخاب منظور کرلیا (الاہرام ۹ اکتوبر ۳۸ء ص ۹ کالم ۱)

اب مجلس مضامین کے اجلاس ہوتے رہے، میں چونکہ ڈاکٹر کی ممانعت کی وجہ سے اجلاس میں نہ جا سکتا تھا۔ اسلئے میں نے مجلس مضامین میں تحریری تجاویز بھیجدیں جو حسب ذیل تھیں۔

(۱) یقرر هذا المجلس بالاتفاق ان ارض فلسطین ارض مقدسة وفیها المسجد الاقصی ومآثر اخری تتعلق کلها بالمسلمین وان مسلمی العالم الاسلامی باجمعه یزعجهم ان یروا فلسطین تحت سیطرة ایة حکومة کانت غیر مسلمة	(۱) یہ مجلس بالاتفاق قرار دیتی ہے کہ زمین فلسطین ایک مقدس سرزمین ہے اور اسمیں مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا قبلہ اولیٰ ہے و دیگر مآثر اسلامیہ بھی واقع ہیں جن کے ساتھ مسلمانوں کا گہرا تعلق ہے اور تمام عالم اسلامی کے مسلمان اس بات سے مضطرب اور بےچین ہیں کہ ارض مقدس فلسطین پر کوئی غیر مسلم طاقت حکمراں ہو۔
(۲) یجب علی الحکومة البریطانیة ان ترفع انتدابها عن فلسطین بکل معنی الکلمة۔	(۲) حکومت برطانیہ کو لازم ہے کہ فلسطین پر سے اپنے انتداب کو بالکلیہ ہٹالے۔

(۳) ان حکومة فلسطین تکون حکومة مختارة حرة تتشکل علی وفق نظام الحکومات الدستوریة الجمهوریة وان یتوصل انتخاب صدر مجلسها الدستوری الی مسلمی فلسطین بدون معارضة ولا مداخلة ایة حکومة کانت اجنبیة

(۳) فلسطین کی آئندہ حکومت ایک خود مختار حکومت ہو جس کا نظام جمہوری حکومتوں کی طرح مرتب کیا جائے اور مجلس حکومت کے صدر کا انتخاب مسلمانان فلسطین کے ہاتھ میں ہو۔ اس میں کسی اجنبی حکومت کو مداخلت کا موقع نہ دیا جائے۔

(۴) یلزم علی الفور حجز الیهود ومنعهم عن الدخول فی فلسطین والحالة هذه۔

(۴) یہود کا داخلہ فی الفور بند کر دیا جائے اور ان اس حالت میں ہرگز فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے

(۵) ان مسلمی الهند یهمهم تقسیم فلسطین جدًّا وان احدًا منهم لا یرضی بتجزیة فلسطین بای حالة کانت۔

(۵) مسلمانان ہند تقسیم فلسطین کی تجویز کو اضطراب کی نظر سے دیکھ رہے ہیں ان میں ایک متنفس بھی تقسیم کی تجویز کو کسی حال میں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

(۶) انّ الحکومة البریطانیة اذا لم تقلع عن اعمالها ولم تحل عقدة فلسطین الی نهایة هذه السنة الجاریة ۳۸ء فلا غرو ان العالم الاسلامی باجمعه یکون ملجأ حینئذ بمقاومة الحکومة بکل صورة ممکنة ومکافحة قوانینها احتجاجًا

(۶) اگر حکومت برطانیہ ان مظالم سے ۳۸ء کے ختم تک دستبردار نہ ہوئی اور فلسطین کا عقدہ حل نہ ہوا تو عجب نہیں کہ تمام عالم اسلامی اضطراری طور پر برطانیہ کے مقابلہ پر کھڑا ہو جائے اور برطانوی حکومت کے مسلمان سول نافرمانی شروع کر دیں اور دیگر ممالک اسلامیہ کے مسلمان اپنے

عليها وان المسلمين على اختلاف مناطقهم ومواقفهم السياسية يتعصبون امام امتثال قوانين الحكومة ويتجشمون كل مشقة تعود عليهم في تضحية للاسلام والدين۔

سیاسی ماحول کے موافق برطانوی حکومت کے خلاف ہر ممکن اور مناسب محاذ جنگ اختیار کرلیں۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

یہ تجویز میں نے جناب مسٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی کے ذریعہ مجلس مضامین میں بھیجدی۔ مجلس نے دیگر تجاویز کے ساتھ اسپر بھی غور کیا اور آخر میں ارکان مجلس نے ایک طویل تجویز مرتب کی اور مسٹر عبدالرحمن صدیقی نے اُس کا مسودہ مجھے لاکر دکھایا میں نے اسپر اتفاق رائے کا اظہار کردیا۔ اور موتمر کے آخری جلسے منعقدہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۳۸ء میں وہ بالاتفاق پاس ہوگئی۔ وہ تجویز یہ ہے۔

(اولاً) اعتبار تصريح بلفور باطلاً من اساسه ولا قيمة له في نظر العرب والمسلمين۔

(۱) اعلان بالفور جس کی عرب اور مسلمانوں کی نظروں میں کوئی وقعت نہیں ہے باطل قرار دیا جائے۔

(ثانياً) ضرورة منع هجرة اليهود لفلسطين من الآن منعاً باتاً۔

(۲) فلسطین کی جانب ہجرت یہود کو قطعی طور پر فوراً روک دیا جائے۔

(ثالثاً) رفض تقسيم فلسطين على اي نحو كان والتمسك ببقائها قطراً عربياً۔

(۳) تقسیم فلسطین کی تجویز کو خواہ کسی صورت سے ہو ترک کردیا جائے اور فلسطین کا عربی ملک رہنا تسلیم کرلیا جائے

(رابعاً) ضرورة انشاء حكومة وطنية دستورية بمجلس نيابي منتخب

(۴) فلسطین میں آیندہ حکومت وطنی دستوری اصول پر قائم کیجائے جسمیں

بالتمثيل النسبي من العرب و
اليهود وعقد معاهدة تحالف و
مودة بين انجلترا وفلسطين ينتهي
بها الانتداب

(خامسا) العفو الشامل عن
المتهمين والمحكوم عليهم في حوادث
الثورة الفلسطينية واطلاق سراح
المعتقلين والمسجونين واعادة جميع
المبعدين والمنفيين السياسيين

(سادسا) ان تنفيذ الطلبات
السابقة هو الحل الوحيد لقضية
فلسطين وبالتالي لاعادة الهدوء
والسلام اليها ولايجاد الصداقة
والثقة بين انجلترا وبين العرب
والمسلمين والشعوب العربية و
الاسلامية في جميع اقطارهم والا
يعتبرون موقف الانجليز واليهود
منهم موقفا عدائيا جديرا بان يعامل
بمثله وان يقترن بالنتائج الطبعية
له حيال الصلات السياسية و
الاقتصادية والاجتماعية۔

عرب اور یہود کی آبادی کے تناسب سے
منتخب نمائندوں کی پارلیمنٹ ہو اور فلسطین
اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ مودت ہو جائے
جس کے ذریعہ انتداب ختم کردیا جائے

(۵) جن لوگوں پر حکومت نے مقدمات
چلاکر سزا دیدی ہے یا جو لوگ متہم یا نظربند
ہیں اُن سب کے لئے عفو عام یا رہائی کا
حکم دیدیا جائے اور تمام جلاوطنوں کو
واپسی کی اجازت ہو جائے۔

(۶) ان مطالبات کی منظوری ہی
قضیہ فلسطین کا واحد حل ہے اور اسی
طریق سے فلسطین میں امن وامان کی واپسی
ہو سکتی ہے اور اسی ذریعہ سے انگلستان اور
عرب اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور
باہمی اعتماد پیدا ہو سکتا ہے ورنہ عرب
اور مسلمان مجبور ہوں گے کہ برطانیہ اور
یہود کو اپنا دشمن سمجھیں اور وہی معاملہ
کریں جو دشمن کے ساتھ کیا جاتا ہے اور
اس کا اثر تمام سیاسی اور اقتصادی
اور معاشرتی تعلقات پر پڑے گا۔

(سابعًا) حث ملوك وحكومات
الامم العربية والاسلامية وشعوبها
على العمل على تنفيذ هذه القرارات
بكافة الوسائل الممكنة وتبليغها
الى هذه الحكومات وإلى الحكومة
الانجليزية وعصبة الامم۔
(ثامنًا) انتخب المؤتمر لجنة
دائمة تنوب عنه فى اتخاذ ما تراه
من الوسائل المؤدية لتنفيذ هذه
القرارات مكونة من محمد على علوبه
باشا رئيسا ومولود مخلص باشا و
فارس بك الخورى وجبران بك
التوينى ومحمد الباسل باشا وتوفيق
دوس باشا والدكتور عبد الحميد
سعيد بك والسيد عبد الرحمن الصديقى
وجمال بك الحسينى وعونى بك
عبد الهادى والفريد بك روك،
يكون مقرها الرئيسى بمصر ولها
ان تضم اليها وان توكل عنها من تشاء
باغلبية اصوات اعضائها۔

(۷) بادشاہوں اور اسلامی حکومتوں
کو متوجہ کیا جائے کہ وہ ان تجویزوں کو
عملی جامہ پہنائیں اور تمام ممکن وسائل
اس کے لئے وقف کردیں یہ تجاویز ان
حکومتوں اور جمعیۃ الاقوام اور برطانوی
حکومت کو بھیجدی جائیں۔
(۸) موتمر قاہرہ نے حسب ذیل حضرات
پر مشتمل ایک کمیٹی بنادی ہے جو موتمر ختم
ہونے کے بعد قائم رہے گی اور ان تجاویز
کو عملی جامہ پہنانے کیلئے تمام ممکن ذرائع
استعمال کرے گی۔ محمد علی علوبہ پاشا
صدر ہوں گے۔ مولود مخلص پاشا فارس
بک خوری۔ جبران بک تونی۔ محمد باسل
پاشا۔ توفیق دوس پاشا۔ ڈاکٹر عبد الحمید
سعید بک۔ مسٹر عبد الرحمن صدیقی۔ جمال بک
حسینی، عونی بک عبد الہادی۔ فرید بک
روک۔ اس کمیٹی کا صدر مقام مصر
میں رہے گا۔ اور اسے اختیار ہوگا کہ
اپنے ارکان میں اضافہ کرے یا اپنے اختیارات
کو کام میں لانے کیلئے کسی کو قائم مقام مقرر کرے

یہ خلاصہ ہے ان تجاویز کا جو موتمر کی طویل تجویزیں مندرج ہیں، ہم نے طویل

تجویز کا ابتدائی تمہیدی حصّہ بقصد اختصار حذف کر دیا ہے جس میں شریف حسین اور سر ہنری میکموہن کی خط کتابت نقل کر کے یہ ثابت کیا گیا تھا کہ برطانیہ نے جنگ عظیم کے دوران میں عرب کی آزادی کامل کا جو وعدہ شریف حسین سے کر کے اسکو ترکی سلطنت اور خلیفۃ المسلمین سے بغاوت کرنے پر آمادہ کیا تھا اسے پُورا نہیں کیا اور اعلان بالفور اس عہد کی صریح خلاف ورزی ہے

اس تجویز کے بالاتفاق پاس ہو جانے کے بعد موتمر کا اجلاس ختم ہوا۔

تشکر و امتنان

ناشکری ہو گی اگر رپورٹ ختم کرنے سے پیشتر اُن بزرگان قاہرہ کا شکریہ ادا نکروں جنہوں نے اپنی ہمدردیاں میری عیادت اور علاج اور راحت رسانی کے لئے وقف کر دی تھیں۔ ان میں سب سے پہلے ڈاکٹر عبدالحمید سعید بک صدر جمعیۃ شبان المسلمین اور جمعیۃ الشبان کے دیگر ارکان شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس اولوالعزم جمعیۃ نے تمام ہندوستانی مندوبین کو اپنا مہمان بنایا اور حق میزبانی باحسن وجوہ انجام دیا

جناب صاحب السماحۃ ڈاکٹر عبدالحمید سعید بک صدر جمعیۃ الشبان المسلمین متعدد مرتبہ میرے پاس تشریف لائے اور علاج اور دیگر ضروریات کا نہایت شغف کیساتھ انتظام فرماتے رہے۔ میری علالت کے زمانہ میں جن اعیان و افاضل و اکابر مصر نے انتہائی خلوص و محبت کا اظہار فرمایا اور غایت شفقت و احترام ضیف کی جہت سے عیادت کیلئے تشریف لائے اُن کے اسمار گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت صاحب الفضیلۃ الاستاذ الاکبر الشیخ محمد مصطفٰے المراغی رئیس الازہر الشریف (تین مرتبہ تشریف لائے اور نہایت محبت و خلوص کے ساتھ دعائے صحت فرماتے رہے)

(۲) حضرت صاحب السماحۃ السیّد محمد صادق المجددی وزیر مفوض دولت علیہ افغانستان مقیم قاہرہ

(۳) حضرت صاحب الفضیلۃ الاستاذ السید محمد خضر حسین۔ تفضل سیادتہ و
واہدی کتابہ "نقض الشعر الجاہلی"۔

(۴) معالی السید محمد علی علوبہ پاشا رئیس اللجنۃ البرلمانیہ للدفاع عن فلسطین۔

(۵) صاحب الفضیلۃ الشیخ عبدالوہاب النجار احد اعضاء البعثۃ الازہریۃ الی الہند
(متعدد بار تشریف لاتے رہے)

(۶) صاحب الفضیلۃ والسیادۃ الشیخ ابراہیم الجبالی شیخ معہد طنطا رئیس البعثۃ
الازہریۃ الی الہند تفضل سیادتہ واہدی کتابہ الفرید "شفاء الصدور فی تفسیر سورۃ النور"
ابدی من عواطف مودتہ ما یعجز اللسان عن اداء شکرہ

(۷) صاحب الفضیلۃ الاستاذ محمد حبیب احمد (قاہرہ)

(۸) صاحب السماحۃ احمد بے عیسی اکبر الاطباء بمصر

(۹) صاحب الفضیلۃ العلامۃ الجوہری الطنطاوی المفسر الشہیر۔ تفضل سیادتہ
وجاء عائداً کل یوم غدوۃً وعشیۃً وابدی من اللطف والشفقۃ ما یفوق البیان

(۱۰) صاحب الفضیلۃ الاستاذ الشیخ احمد الحدیدی المفتش بادارۃ الوعظ احد
اعضاء البعثۃ الازہریۃ الی الہند۔

(۱۱) صاحب الفضیلۃ والسیادۃ الشیخ احمد محمد شاکر القاضی الشرعی۔

(۱۲) صاحب السماحۃ الاستاذ محمد عبداللطیف الفحام وکیل جامع الازہر

(۱۳) الاستاذ محمد صبری عابدین مراقب الشئون الدینیہ بالمجلس الاسلامی الاعلیٰ۔

(۱۴) صاحب السماحۃ السید ابراہیم عربی نجل المرحوم السید احمد عرابی باشا۔

(۱۵) الاستاذ الدکتور عبدالوہاب عزام (مصر۔ حلوان)

(۱۶) صاحب السماحۃ الدکتور محمد الدردیری

(۱۷) الشیخ محمد زاہد الکوثری الترکی۔

(۱۸) السید جمال حسینی ابن عم السید امین الحسینی المفتی الاعظم (فلسطین)

(۱۹) الاستاذ سعید یعقوبی فلسطینی

(۲۰) الاستاذ عبدالعزیز الاسلامبولی

(۲۱) الاستاذ عبدالرحمن العیسوی مدیر سیاسۃ العالم الاسلامی (قاہرہ)

متعدد بار تشریف لاتے رہے اور لطف و کرم کا اظہار فرمایا۔

(۲۲) صاحب السماحۃ الشیخ عبدالرزاق ابوالعزائم۔

(۲۳) صاحب السماحۃ افندی صلاح الدین بن الشیخ العلامہ عبدالوہاب النجار۔

(۲۴) الاستاذ محمد محمود احد اعضاء جمعیۃ الاخوان المسلمین

(۲۵) الحافظ السید محمود احمد المکی حلمیہ جدیدہ قاہرہ

(۲۶) محمد احمد العصحانی (قاہرہ)

(۲۷) صاحب السماحۃ عبدالغفور بے مدحت الافغانی

ان حضرات کے علاوہ بھی بہت سے علماء و اعیان مصر تشریف لائے جن کے اسماء گرامی محفوظ نہ رہے۔ جالیہ ہندیہ کے ارکان اور خصوصاً شیخ ریاض الدین صاحب فاروقی نے خاص طور پر راحت رسانی کا خیال رکھا اور قاہرہ میں ہندوستانی اہل علم جو بسلسلہ تحصیل علم یا دیگر اسباب مصر میں مقیم ہیں پوری ہمدردی اور محبت کے ساتھ اکثر اوقات میرے پاس موجود رہے، ان میں سے مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت اور مولانا سید ابوالنصر صاحب اور مولانا محمد عمران صاحب اور مولانا عبدالصمد صاحب اور مولانا سعدالدین صاحب خصوصاً مستحق شکریہ ہیں۔

اکابر مصر نے وفود کے اکرام و احترام میں کھانے اور چار کی دعوتیں دیں، اور اگرچہ میں کسی دعوت میں بیماری کی وجہ سے اور میرے رفیق محترم مولانا عبدالحق صاحب بدنی

میری تیمارداری کی وجہ سے اکثر دعوتوں میں شریک نہ ہوسکے لیکن تمام داعی حضرات نے مکاتیب دعوت اس زبردست خواہش کے ساتھ بھیجے کہ جس طرح ممکن ہو مجلس دعوت میں میری شرکت ہوجائے، مکاتیب دعوت میں سے دو تین مکاتیب کی نقل ان حضرات کے خلوص کا اندازہ کرنے کے خیال سے ذیل میں دیجاتی ہے

نقل مکتوب دعوۃ منجانب جلالۃ الملک فاروق الاول ملک مصر دامت دولتہ

بامر حضرۃ صاحب الجلالۃ الملک
یتشرف کبیر الامناء بدعوۃ حضرۃ صاحب الفضیلۃ مولانا محمد کفایت اللہ لتناول الشای یوم الخمیس ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء الساعۃ ۳۰-۴ بعد الظہر بقصر راس التین العامر
(عنوان اللفافہ) حضرت صاحب الفضیلۃ مولانا محمد کفایت اللہ مفتی الهند الاعظم و رئیس جمعیۃ العلماء بالهند و رئیس الوفد الهندی

نقل مکتوب دعوت منجانب الاستاذ الاکبر شیخ الجامع الازہر

یتشرف محمد مصطفی المراغی شیخ الجامع الازہر بدعوۃ فضیلۃ المفتی الاکبر مولانا کفایت اللہ لتناول الشای بکلیۃ اصول الدین بشبرا فی تمام الساعۃ الخامسۃ من مساء یوم الجمعۃ ۲۰ من شعبان سنہ ۱۳۵۷ھ الموافق ۱۴-اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء تکریما الوفود الاقطار العربیۃ والاسلامیۃ للموتمر البرلمانی وتفضلوا بقبول عظیم الاحترام-
(عنوان اللفافۃ) حضرۃ صاحب الفضیلۃ المفتی الاکبر مولانا کفایت اللہ

نقل مکتوب دعوت منجانب صاحب الرفعۃ رئیس الوزراء

یتشرف محمد محمود باشا رئیس مجلس الوزراء بدعوۃ حضرت صاحب السیادۃ مولانا محمد کفایت اللہ لتناول الغذاء بسرای الزعفران الساعۃ ۱ الدقیقۃ ۳۰ مساء من یوم الثلاثاء ۱۷- شعبان سنہ ۱۳۵۷ھ الموافق ۱۱- اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء

نقل مکتوب دعوت منجانب صاحب الرفعۃ مصطفی نحاس پاشا

مصطفی نحاس باشا یتشرف بدعوۃ حضرت صاحب السماحۃ
مولانا السید کفایت اللہ لتناول الشای بدارہ بمصر الجدیدۃ
من الساعۃ السابعۃ من مساء یوم الثلاثاء ۱۱- اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء
تکریما لوفود البلاد العربیۃ والاسلامیۃ والشرقیۃ
(عنوان اللفافۃ) حضرت صاحب السماحۃ مولانا السید کفایت اللہ
المفتی الاعظم

ان کے علاوہ جمعیۃ الشبان المسلمین وجمعیۃ الاخوان المسلمین وصاحب الرفعہ مولود مخلص باشا رئیس المجلس النیابی العراقی وصاحب السماحۃ احمد حلاوہ وادارہ بیت المغرب وصاحب السیادۃ عبداللہ بک ملاوم عضو المجلس الشیوخ وادارۂ مکتب المرشد العام ونادی لبنان کی جانب سے شاندار دعوتیں دی گئیں۔

آخر میں مناسب ہے کہ صاحب الفضیلہ سید امین حسینی مفتی اعظم فلسطین کا گرامی نامہ بھی یہاں درج کیا جائے جو مجھے قاہرہ پہونچتے ہی موصول ہوا تھا کیونکہ مفتی اعظم موصوف نے یہ خبر پاکر کہ میں موتمر فلسطین میں آرہا ہوں پہلے ہی سے بھیجدیا تھا۔ اس گرامی نامہ کا ترجمہ درج کررہا ہوں۔ اصل عربی خط دفتر میں محفوظ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ حضرت صاحب السماحۃ والفضیلۃ استاذ علامۂ کبیر مولانا کفایت اللہ مفتی اعظم ہند حفظہ اللہ تعالی آمین۔ میں آپ کی خدمت میں اہلاً وسہلاً اور خیر مقدم پیش کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کو سلامتی پر مبارک باد دیتا ہوں اور اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے قیام مصر کو جو ایک عمدہ اسلامی شہر ہے پر لطف اور خوشگوار بنائے اور یہ کہ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے محض خدا کے لئے اسکی حرمات مقدسہ کی طرف سے مدافعت اور مسجد اقصی کے خدام اور اماکن مقدسہ کے نگہبان مظلوم فلسطینی مسلمان بھائیوں کی نصرت وامداد کیلئے دور و دراز سفر کی زحمت گوارہ فرمائی۔ ظالموں نے فلسطین کے مسلمان مظلوموں پر یہ مظالم توڑے کہ ان کو تتر بتر کردیا۔ قتل کیا، ان کے

گھر ویران کر دیئے۔ اُن کے مکان منہدم کئے، اُن کے مال ضبط کر لئے تاکہ وہ تنگ آکر ان بلاد مقدسہ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان پاک شہروں سے خدا کی روشنی اور نور کو بجھا دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کی یہ آرزو پوری ہونے دیگا بلاد اسلامیہ کے مسلمانوں کی طرف سے ان کو مدد پہنچائے گا۔ اور ان کو تحمل مصائب کی قوت عطا کرے گا۔ اور ان کو اپنے دینی مرکز کی حفاظت لئے جہاد کی توفیق ارزانی کرے گا۔ مسلمانان فلسطین کی ہمت اس بات سے قوی ہو رہی ہے کہ روئے زمین کے مسلمان فلسطین کے معاملات میں دل سوزی اور ہمدردی ظاہر کر رہے ہیں۔ اور فلسطینی بھائیوں کی امداد کے طریقے اختیار کر رہے ہیں خصوصاً آپ اور دیگر ہندوستانی قوی الایمان مسلمان بھائی۔

ہمیں اُمید ہے کہ بلاد مقدسہ کے بارے میں اور اسکے مظلوم باشندوں کی مصیبتیں کم کرنے اور مظلومین فلسطین کی امداد کرنے میں ہمارے ہندوستانی بھائی صف اوّل میں ہوں گے۔ اور ہمیں پوری توقع ہے کہ یہ موتمر آپ جیسے غیور مسلمانوں کی توجہ اور اُن کے صدق و اخلاص کی بدولت ایسا درجہ اور اتنی وقعت حاصل کرلے گی کہ اللہ تعالیٰ اسکی مساعی کو کامیاب فرمائے اور متوقع فوائد حاصل ہو جائیں۔ اور جو شخص خدا کے لئے مظلوم کی مدد کرے گا۔ خدا تعالیٰ اسکی ضرور مدد کرے گا۔ خدا تعالیٰ آپ کی حفاظت کرے اور آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسلام اور مسلمانوں کی نصرت و امداد کے لئے آپ کے وجود مسعود کو تا دیر قائم و باقی رکھے۔ آمین

سید امین الحسینی

مؤتمر کی کارروائی ختم ہونے کے بعد موتمر کی استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے تمام ارکان موتمر کو بطور یادگار "نقرہ تمغے" تقسیم کئے گئے۔ میں ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۸ء کو قاہرہ سے روانہ ہو کر یکم نومبر ۱۹۳۸ء کو بمبئی پہونچا۔ والحمد للہ اوّلاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہٗ

۲۶ر فروری ۱۹۳۹ء

دہلی